فون نمبر ۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۵۲	۳۰ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۴ء	جلد ۵۳/۱۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے

جو میرے ہیں وہ بہرحال مجھ سے جُدا نہیں ہو سکتے

"اُس کی عزّت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دُنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو، اُس کا جلال چمکے، اور اُس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اُس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دُکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من ٭ آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو مَیں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جُدا نہیں ہو سکتے، نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے، اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اُن کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں، کیا ہم خدا تعالےٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے، کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جُدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے مگر محض اُس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جُدا ہونے والے ہیں جُدا ہو جائیں ان کو وداع کا سلام لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔" (انوار الاسلام ص ۲۴)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات پہلے وقت نیند آگئی۔ پچھلے وقت پھر بے چینی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

اخبارِ احمدیہ

— ٭ مجلس انصار اللہ کی یاددہانی کے لئے پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ زعماء اعلیٰ و زعماء کرام اپنے اپنے انصار کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔

— ٭ مکرم میاں عطا اللہ صاحب ایڈووکیٹ (سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی) حال ٹورنٹو کینیڈا مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے آنکھوں کے عوارض میں مبتلا چلی آرہی ہیں۔ اس سے قبل تین دفعہ اپریشن ہو چکا ہے۔ چند دن قبل مرض کا پھر شدید حملہ ہوا ہے جس سے نظر آنا تقریباً بند ہو چکا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ آنکھ کو بالکل ہی نکال دینا چاہیئے ورنہ دیگر عوارض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

— ٭ ربوہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۴ء دو بجے بعد دوپہر بورڈ زونل باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کے مابین کھیلا جائے گا۔ شائقین مقررہ وقت پر کالج گراؤنڈز میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(کالج سپورٹس سیکرٹری ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

سیاست میں دین کو گھسیٹنے کے نتائج

جناب مودودی صاحب نے عورتوں کی سربراہی کے متعلق آجکل اپنے پہلے فتویٰ کے بالکل متضاد فتویٰ دیا ہے ہمیں نفس مسئلہ سے بحث نہیں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ کس طرح مودودی صاحب شریعت کو اپنی ضرورت اور خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ موجودہ دستور میں عورتوں کے صدر بننے پر کوئی پابندی نہیں اس لئے اگر مودودی صاحب اسلام کو درمیان میں نہ لاتے تو کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اگر وہ یہ کہہ دیتے کہ ملکی دستور اس کے مانع نہیں تو لوگوں کی تسلی کے لئے کافی ہوتا۔ مگر چونکہ مودودی صاحب نے دین کا لبادہ پہن رکھا ہے اور سیاست میں اسلام کو اور اسلام میں سیاست کو گھسیٹنے کے دورا ہے پر جا رہے ہیں اس لئے ان کیلئے شرعی سوال اٹھانا ضروری تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا ہے اور اس کے لئے دلائل گھڑنے کی کوشش کی ہے۔ سب سے کاری ہتھیار ان کے خیال میں اضطراری حالت ہے۔ ان کا استدلال یہ ہے، گو چونکہ ملک کے ایسے حالات ہیں کہ اس کے بغیر درست نہیں ہو سکتے اس لئے یہ اضطراری حالت ہے اور اضطراری حالت میں بعض حرام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں مثلاً شراب اگرچہ حرام ہے مگر اس کے بغیر جان نہ بچ سکتی ہو تو جان بچانے کے لئے جائز ہے۔

مشکل یہ ہے کہ آپ نے کسی دوسرے عالم دین سے اس معاملہ میں مشورہ کئے بغیر یہ فتویٰ دیدیا ہے۔ خود ہی اضطراری حالات پر فیصلہ بھی کر دیتے ہیں اور خود ہی اس کی بناء پر فتویٰ بھی دیدیتے ہیں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس طرح تو ہر مخالف پارٹی ہر وقت اضطراری حالات کا عذر پیش کر کے ہر شرعی قانون کو توڑ سکتی ہے۔ ذیل میں ہم مودودی صاحب کے ہی ایک فتویٰ کے ایک حصہ کو بطور آئینہ کے پیش کرتے ہیں تاکہ مودودی صاحب کی قلابازی کی حقیقت واضح ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"سیاست و ملک داری میں عورت کے دخل کو جائز ٹھیرانے والے اگر کوئی دلیل رکھتے ہیں تو وہ بس یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضؓ کے خون کا دعویٰ لے کر اٹھیں اور حضرت علی رضؓ کے خلاف جنگِ جمل میں نبرد آزما ہوئیں مگر اوّل تو یہ دلیل اصولاً ہی غلط ہے اس لئے کہ جس مسئلے میں اللہ اور اسکے رسولؐ کی واضح ہدایت موجود ہو اس میں کسی صحابی کا کوئی ایسا انفرادی فعل جو اس ہدایت کے خلاف نظر آتا ہو ہرگز حُجت نہیں بن سکتا صحابہؓ کی پاکیزہ زندگیاں بلاشبہ ہمارے لئے مشعل ہدایت ہیں مگر اس غرض کے لئے نہیں کہ ہم اللہ اور رسولؐ کی ہدایت چھوڑ کر ان میں سے کسی کی انفرادی لغزشوں کا اتباع کریں۔ پھر جس فعل کو اسی زمانے میں جلیل القدر صحابہؓ نے غلط قرار دیا تھا اور جس پر بعد میں خود امّ المومنینؓ بھی نادم ہوئیں، اسے آخر کس طرح اسلام میں ایک نئی بدعت کا آغاز کرنے کے لئے دلیل قرار دیا جا سکتا ہے؟" (ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس کے بعد مودودی صاحب نے مثالوں سے اس کی وضاحت کی ہے اور آخر میں فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد جنابِ صدیقہؓ کے عمل میں آخر کیا دلیل باقی رہ جاتی ہے جس کے بل بوتے پر کوئی صاحبِ علم یہ دعوے کر سکتا ہو کہ اسلام میں عورتیں بھی سیاست اور نظمِ مملکت کی ذمہ داری میں شریک قرار دی گئی ہیں؟ رہے وہ لوگ جن کے لئے اصل معیارِ حق صرف دنیا کی غالب قوموں کا طرزِ عمل ہے۔ اور جنہیں بہرحال چلنا اسی طرف ہے جس طرف انبوہ جا رہا ہو تو انہیں کس نے کہا ہے کہ اسلام کو اپنے ساتھ ضرور لے چلیں؟ ان کا جدھر جی چاہے شوق سے جائیں مگر کم از کم اتنی راستبازی تو ان میں ہونی چاہیئے کہ جس مقتدار کے دراصل وہ پیرو ہیں اسی کا نام لیں۔ بلا دلیل اسلام کی طرف وہ باتیں منسوب نہ کریں جن سے خدا کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت اور قرونِ مشہود لہا بالخیر کی تاریخ صاف صاف انکار کر رہی ہے"۔ (ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۵۲ء)

ہم نے یہ طویل حوالے اس لئے لفظ بلفظ پیش کر دئیے ہیں کہ مودودی صاحب کے ہمنوا ہم پر یہ الزام نہ لگائیں کہ توڑ مروڑ کر عبارت نقل کی ہے۔ ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر دل میں کچھ بھی خدا کا خوف ہے تو مودودی صاحب کی محولہ بالا عبارت کو بار بار پڑھ کر بتائیں کہ مودودی صاحب کی اس عبارت کے پیش نظر ان کے موجودہ مؤقف کی گنجائش کس طرح پیدا ہو سکتی ہے؟ کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اضطراری حالات کا عذر نہیں کر سکتی تھیں؟

یاد رہے کہ ہم یہاں اپنی رائے پیش نہیں کر رہے یہ مودودی صاحب کی ہی رائے ہے اور آپ ہی کا استدلال ہے۔ اس لئے ہم مودودی صاحب کے دوستوں کی خدمت میں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ وہ ان قلابازیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور انکی ابن الوقتی کا صحیح اندازہ لگائیں۔ غور فرمائیے کہ اس کا نتیجہ سوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ پہلے اسلام کے جسم کو میکیاویلی تیروں سے مجروح کیا جائے۔ ایسا مجروح اسلام برسرِ اقتدار آ بھی جائے تو اس کا یہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ برسرِ اقتدار آتے ہی دم توڑ دے اور تقوےٰ جو اسلام کی جان ہے اس کا کہیں نام و نشان بھی نہ رہے اور اسلام کی وہی حالت ہو جائے جو آجکل یورپ میں عیسائیت کی ہے۔ کہ وہ الحاد کے ہاتھ میں محض ایک ہتھیار کا کام دے رہی ہے۔ اور جو شرعی فیصلہ کیا جائے وہ سیاسی چالبازیوں کے زہر سے آلودہ نہ ہو اور اسلام کو ایک ازلی و ابدی الٰہی تحریک ہی رہنے دیا جائے جس میں محدود انسانی مصلحتوں کی ناجائز آمیزش نہ ہو سکے۔ اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ مجددینِ اسلام ہمیشہ سیاست سے الگ رہ کر راہنمائی کرتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ باوجود سیاست کی بدلتی ہوئی صورتوں کے اسلام ہر ایک زمانہ میں اپنی اصل صورت میں قائم رہا ہے سیاسی حالات بدلتے رہے ہیں مگر وہ نہیں بدلا۔ تاہم ہمیں یقین ہے کہ اسلام پر وہ دن کبھی نہیں آئے گا کہ وہ خود ساختہ مصلحین کی سیاسی مصلحتوں کا شکار ہو کر رہ جائے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ انّا نحن نزلنا الذکر و انّا لہ لحافظون اسی وعدہ کے مطابق اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الامام المہدی اور مسیح موعود بنا کر مبعوث کیا ہے جس کی زبردست پیشگوئیاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہوئی ہیں۔

متفرقات

زندگی بخش ہے کیا آب و ہوائے ربوہ
پُر ہے انفاسِ مسیحا سے فضائے ربوہ

ہے محمدؐ کا جو پیغام وہی ہے پیغام
ملتی ہے نغمۂ بطحا سے نوائے ربوہ

نورِ اسلام سے دنیا کے کنارے بھر دو
اُتری ہے عرشِ معلّیٰ سے ضیائے ربوہ

جہانِ شوق میں ایسا مقام پیدا کر
صنمکدوں میں بھی دار السّلام پیدا کر

کیا ہے چرخ نے ماہِ تمام کو جو ہلال
تُو پھر ہلال سے ماہِ تمام پیدا کر

تنویر

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

رقم فرمودہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے یہ قیمتی مضمون لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے رقم فرمایا تھا۔ چونکہ آپ خود تشریف نہیں لا سکیں تھیں اس لئے مورخہ ۲۴ اکتوبر کے پہلے اجلاس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ مضمون پڑھ کر سنایا۔

(ادارہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

السلام علیکم۔ میں سفر میں ہوں اور جو روایات میں نے پہلے بیان کی ہیں ان کی کوئی کاپی اس وقت میرے پاس نہیں۔ نہ ہی ٹھیک یاد ہے کہ کیا پہلے لکھ چکی ہوں۔ میرے پاس بہت اہم روایات کا ذخیرہ نہیں اکثر چھوٹی چھوٹی گھریلو باتیں ہیں۔ سوچتی ہوں کہ پہلی بیان کردہ روایات نہ دہرانے لگوں۔ گو میرے خیال میں کوئی ہرج بھی نہیں۔ مجھے تو وہی چھوٹی چھوٹی یادیں بھی بہت عزیز ہیں خواہ ہزار بار ذکر کروں۔ صرف آپ سننے والوں کا خیال ہے۔

میری نظر میں اب تک وہ نقش تازہ ہیں آپ کی باتیں، آپ کا اٹھنا لکھنا نماز پڑھنا، وضو کرنا سونے کا انداز غرض سب کچھ گویا آج بھی دیکھ رہی ہوں واقعی ایک نوری نور تھا جس نے وہ زمانہ پایا اور نہ دیکھ سکا نہ پہچان سکا اس کی قسمت پر افسوس ہے۔ میں جب آپ کا چہرہ یاد کرتی ہوں تو سوچتی ہوں بجز دل کے اندھوں کے اور جن کے قلوب پر مہر لگ چکی تھی کون اس منہ کو دیکھ کر کاذب کہہ سکتا تھا؟ نورِ صداقت تو اس پیشانی سے ہی برستا رہتا تھا اور نور ہی نور آپ کی ہر بات سے مترشح ہوتا تھا۔ روشنی ہی روشنی پاکیزگی ہی پاکیزگی ظاہر و باطن، خلوت و جلوت میں نمایاں نظر آتی تھی۔ بشریت کے جامہ میں ایک اس دنیا کی ملونی سے الگ خاص پاک روح معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالےٰ نے بھیجی ہے اپنے کام کے لئے جو دنیا میں ہے بھی اور دنیا میں نہیں بھی۔

میری شہادت جو میرے اپنے ایمان اور اپنی ذات کے لئے ہے۔ محض روایات اور تحریروں پر ہی بناء نہیں رکھتی بلکہ اول اصل اس کی رویت پر ہے دید و شنید پر ہے یعنی بچپن سے آپ کو بہت نزدیک سے دیکھا آپؑ کی باتیں سنیں۔ آپ کو عاشقِ الٰہی پایا۔ عاشقِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پایا۔ بہت بچپن کی تفصیلیں اگرچہ اکثر یاد نہیں رہتیں مگر جو اثر طبیعت پر آپ کا وجود شاید دودھ پینے کی عمر سے چھوڑ رہا تھا وہ ہوش سنبھالتے سنبھالتے گہرا ہی ہوتا گیا۔ اور جتنا بھی قریب سے غور سے دیکھا نور ہی نور پایا۔

ایک صاحب جو بدنصیبی سے بیعتِ خلافت سے الگ ہوتے ہی جو پھسلے تو پھسلتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر اس رنگ میں اعتراض کرنے کا گزشتہ ایام میں خصوصاً بیڑا اٹھایا تھا کہ گویا آپ کا دعوےٰ نبوت کا تھا ہی نہیں۔ اور بڑی دیدہ دلیری سے حوالے آپ کے اس دعوے کے طلب کئے اور مجھے بھی مخاطب کیا تھا حوالے تو ایک بھائی نے الفضل میں فوراً پیش کر دیئے تھے مگر مجھے خاص طور پر دعا و استخارہ کر کے اللہ تعالےٰ سے حق نمائی چاہنے کی بھی نصیحت فرمائی تھی۔ خدا تعالےٰ سے نصرت تو ہر دم طلب کرتی ہی ہوں مگر عجیب بات ہے کہ بغیر استخارہ کئے ہی مجھے بہت عرصہ پہلے اس کے متعلق خواب آ چکا ہوا ہے دل تو چاہا کہ ان کو لکھ دوں اور یہ بھی لکھوں کہ وہ حوالے جو مخالفین کے مقابلہ میں وہ خود نکال کر جمع کیا کرتے ہوں گے ضرور جب وہ سلسلہ سے منسلک تھے وہی اپنے پرانے نوٹ دیکھ لیں اگر کتب پڑھنے کی فرصت نہیں تو۔ اور اپنی بیوی کو حلف دیکر پوچھیں کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کا کیا درجہ اس زمانہ میں سمجھا کرتی تھیں۔ مجھے امید تو ہے کہ وہ سچ بولیں گی اگر قسم دی جائے تو۔ ہم نے تو آنکھ کھول کر نبی ہی سنا نبی ہی دیکھا اور نبی ہی پایا آپ کو۔ اب میرا خواب بھی سن لیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بہت تھوڑے عرصہ کے بعد غالباً اُسی سال میں میں نے دیکھا کہ آپؑ حجرہ میں کھڑے ہیں۔ میں بھی پاس ہوں۔ آپؑ دروازہ کے قریب ہیں اور باہر نکلنے کو ہیں کہ میں نے سوال کیا (آپؑ کو ظلی نبی بروزی نبی سمجھتے ہوئے) کہ ابا! مجھے سمجھا دیں ظلی نبی بروزی نبی کس طرح بنتا ہے (دونوں لفظ میں نے خواب میں بولے ہیں) آپ نے دروازے کے دہلیز پر کھڑے ہو کر انگلی خاموشی سے آسمان کی جانب اٹھائی (گویا اشارہ کیا) اور میں نے دیکھا کہ کامل چاند بہت ہی چمک اور آب و تاب سے آسمان پر نظر آ رہا ہے۔ پھر آپؑ نے انگلی سے نیچے فرش کی طرف اشارہ کیا۔ اور اتنا ہی کہا کہ "بس یہ وہی ہے"۔ نیچے میں نے دیکھا تو بجائے فرش کے ایک تالاب ہے جو بہت ہی شفاف آئینہ کی مانند ہے۔ بے حد روشن معلوم ہو رہا ہے۔ اور اندر وہی پورا چاند آسمان والا یعنی اس کا عکس بہت ہی صاف گویا اصل چاند موجود ہے۔ میری آنکھ اس نظارے کے بعد کھل گئی اور میں نے سوچا کہ آپؑ نے کیسی واضح مثال دی ہے کہ جس دلِ صافی کے آئینہ میں عشق کے جذب سے اس چاند کا عکس اترا گویا وہ وہی ہو گیا اور خلعتِ نبوت سے نوازا گیا۔

یہ خواب جب بھی مجھے یاد آتا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دیکھا ہے۔ اب ایک روایت اسی ضمن میں سن لیں کہ آپؑ کو نبی ہی کہا اور سمجھا جاتا تھا

ایک دفعہ (شاید میں پہلے بھی بیان کر چکی ہوں) ایک غیر احمدی عورت نہ معلوم کیوں آگئی۔ نیچے صحن میں بہت سی احمدی مہمان خواتین بھی بیٹھی تھیں وہ عورت کہنے لگی کہ ہم نے تو یہ کبھی نہیں سُنا تھا، کیا نبی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ انڈا بھی کھالیں اور پلاؤ بھی کھالیں؟ میں نے اوپر جا کر آپؓ کو اس کے یہی الفاظ بتائے آپؓ اس وقت سیدھے لیٹے ہوئے تھے صحن میں اسی طرح سیدھے ہی اُٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے جوش سے فرمایا کہ "کیا یہ بدبخت سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام پاکیزہ چیزیں ان کے لئے ہی پیدا کی ہیں اپنے پیاروں کے لئے نہیں؟"

اُس وقت مجھے یاد ہے میں نے سوچا تھا کہ اس خاص جوش سے جو آپؓ نے اس عورت کی بات کا جواب دیا ہے تو یہ آپؓ کو صرف اپنے لئے اتنا رنج نہیں پہنچا ہوگا بلکہ آپؓ کو چونکہ حضرت رسول کریمؐ سے بے حد محبت ہے آپؓ کو یہ خیال بھی آیا ہوگا کہ یہ چیزیں اُس زمانہ میں نہ تھیں اگر اس وقت ہم ہوتے اور یہ بعض خاص کھانے وغیرہ بھی ہوتے تو ہم اپنے پیارے نبی کریمؐ کی خدمت میں یہ بھی پیش کرتے۔ یہ اپنی اس عمر کے مطابق میرا خیال تھا اور آپؓ کے عشقِ رسولِ اکرمؐ کے علم کا نتیجہ کہ میں نے اس رنگ میں سوچا ۔۔۔ آپؓ کے عشقِ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اور مثال میں پہلے بھی کہیں لکھ چکی ہوں کہ ایک دفعہ حضرت نانا جانؓ حج کی باتیں کرنے لگے اور کہہ رہے تھے کہ اب تو بہت آسانیاں بھی ہو گئی ہیں پیشتر کی نسبت۔ آپؑ بھی تشریف لے چلیں۔ پہلے مکہ معظمہ جا کر حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر پھر وہاں سے مدینہ منورہ جائیں اور روضۂ پاک نبی کریمؐ کا بھی دیکھیں اور اب آگے کے سفر میں بھی بہت سہولتیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت اقدسؑ سُنتے رہے اور فرمایا کہ یہ تو سب ٹھیک ہے مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ میں روضہ نبی کریمؐ کا دیکھ سکوں گا؟ یہ الفاظ آپؑ کے منہ سے نکل رہے تھے اور رقّت طاری تھی گوشہ ہائے چشم سے آنسو بہہ رہے تھے جن کو آپؑ ایک اُنگلی سے صاف کرتے جاتے تھے۔ میں آپؑ کے سرہانے ایک طرف آپؑ کے تکیہ پر ہی بیٹھی تھی آپؑ کا بے حد درد بھرے لہجے سے وہ فقرہ کہنا اور آنسو بہہ نکلنا مجھے کبھی نہیں بھول سکا۔

میری خواہران عزیز! آپ لوگ بھی اُٹھیں اور غیرت دکھائیں آپؑ کے آقا کو جو اپنے آقاؐ کا عاشقِ صادق تھا اس کے محبوب کا نعوذ باللہ دشمن اور ان کے مرتبہ کو کم کر کے دکھانے والا بتا رہے ہیں۔ جس نے تمام عمر اسی کے دین کی خدمت اور اس کی شان کو بالا کرنے کی کوشش میں گزار دی اس کو آج دین کو خراب کرنے والا وہ لوگ کہیں جنہوں نے اس دین کے لئے کبھی کوئی غم پر پشہ کے برابر بھی نہ کھایا تھا؟

اکثر نام نہاد علماء عوام کی طبائع پر جھوٹ سچ سُنا کر بہت بُرا اثر ڈالتے ہیں کسی غیر احمدی سے بات کریں پتہ چل جائے گا کہ حقیقت کا علم نہیں، ہمارے لٹریچر کی شکل نہیں دیکھی مگر بڑے وثوق سے سُنی سُنائی باتوں پر ایمان لائے بیٹھے ہیں۔ آپ سب کو اپنے اپنے محلّوں میں لڑکیوں کو سکولوں کالجوں میں موقعہ ملتا ہے بغیر کسی کے رُعب میں آنے کے اور کچھ چھپانے کچھ ظاہر کرنے کی پالیسی پر عمل کرنے کے اپنے عقائد واضح کر کے بتلائیں ان کی غلط فہمیاں دُور کریں، اور جہاں تک ہو سکے ان بے قصور پڑھے لکھے اور ان پڑھ ہر دو قسم کے جاہلوں کو روشنی دکھانے میں کوشاں رہیں۔ یہ کام آپ سب روزمرّہ کے میل جول میں آسانی سے کر سکتی ہیں۔ ایک پڑھی لکھی سمجھدار بیگم ایک دفعہ مجھے کہیں ملیں اور پوچھا کہ آپ لوگوں کا کلمہ کیا ہے؟ سُنا ہے کچھ اور ہے اور وہ بہشت دوزخ کیسی ہے جو آپ نے بنائی ہوئی ہے مجھے بڑا شوق تھا کہ کوئی قادیانی ملے تو پوچھوں۔ میں نے ان کی لاعلمی اور ذہنیت پر افسوس کرتے ہوئے ان کو سب کچھ جتنا اس وقت ممکن تھا بتایا تو بہت نادم ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک نمونہ بنائے اور ہم سب کو توفیق بخشے کہ حتی المقدور سبھی اس بوجھ کو اُٹھانے میں مدد دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے کاندھوں پر ڈالا ہے اور ہم سب اپنا فرض جان کر عہد کریں کہ ہمیشہ ہم کو بھی آپؑ کے مشن کی تکمیل کے لئے کوشاں رہنا ہے آخر عورتوں کا بھی تو کچھ حصہ ہونا چاہیئے پھر آپ کیوں پیچھے رہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ آمین

والسّلام

مبارکہ

[redacted]

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

(بقیہ صفحہ ۵)

بعدہ آپ نے اختتامی تقریر فرمائی۔

اختتامی تقریر

اختتامی تقریر میں آپ نے خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ لجنہ کا اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا اجتماع میں شمولیت کرنے والی بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے اندر کام کے لئے نئی امنگ اور جذبہ پیدا کریں اور ہر لحاظ سے ترقی کریں۔

آپ نے خواتین کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا انہوں نے وہ کام جو ان کے سپرد ہوا تھا مکمل کر لیا ہے؟ انہیں چاہیئے کہ وہ تمام انسانوں کی احمدیت اور اسلام کے چشمہ کی طرف رہنمائی کریں۔ آپ نے قربانی۔ اخلاص۔ توکل علی اللہ۔ محنت۔ اشاعتِ اسلام سادگی۔ باہمی اخوت و ہمدردی، خوش اخلاقی اور تحریک جدید کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ گو ہمارے وسائل محدود ہیں اور ہم تھوڑے ہیں مگر ہمیں محنت و کوشش کرتے رہنا چاہیئے اور دعائیں بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ ہمیں ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

اس کے بعد آپ نے دعا کرائی اور اسی اختتامی دعا کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کا یہ سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
(حضرت مسیح موعود)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

قرآن کریم۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس۔ دینی اور علمی مقابلے۔ اہم تقاریر

اس سال بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی سابقہ مخصوص روایات اور اور برکات کے ساتھ دعاؤں اور خالص دینی ماحول میں ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے شروع ہوکر ۲۵ اکتوبر کی شام کو نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں ملک کے طول و عرض کے قریباً پچاس مقامات کی لجنات و ناصرات کی قریباً ساڑھے چار صد ممبرات نے شرکت کی جبکہ پچھلے سال کے سالانہ اجتماع میں ۳۵ مقامات کی چار صد ممبرات شامل ہوئی تھیں۔ مقامی خواتین و ناصرات بھی کثرت کے ساتھ شریک ہوئیں۔ اس دفعہ ناصرات کا اجتماع پہلی مرتبہ الگ نصرت گرلز ہائی سکول میں منعقد ہوا۔

اجتماع کے ایام میں مختلف اہم موضوعات پر تقاریر کے علاوہ قرآن کریم۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس بھی ہوئے جو روحانی ترقی و بیداری کا موجب ہوئے۔ ان کے علاوہ مختلف مقابلہ جات بھی ہوئے جن میں ممبرات نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ پروگرام کا نہایت ہی اہم حصہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا نہایت ایمان افروز مضمون اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی افتتاحی اور اختتامی تقاریر تھیں جن میں آپ نے احمدی مستورات کو مفید اور بیش بہا نصائح سے نوازا اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۲۳ اور ۲۴ اکتوبر کی درمیانی رات شوریٰ کا اجلاس بھی ہوا۔ جس میں لجنہ کے کام کا جائزہ لیا گیا اور اہم فیصلہ جات کئے گئے۔ نیز بجٹ منظور کیا گیا۔

اجتماع کا افتتاح

۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے لجنہ اماء اللہ کے ہال میں اجتماع کا افتتاح زیر صدارت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ تلاوت قرآن کریم کے بعد دعا سے ہوا جو کہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے کرائی جس میں بالخصوص حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت، احمدیت کی ترقی اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے دعائیں کی گئیں۔ نیز یہ دعا بھی کی گئی۔ کہ خدا تعالیٰ اس اجتماع کو مفید اور بابرکت بنائے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا کے بعد حاضرات نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی اقتدا میں عہد نامہ دہرایا۔

افتتاحی تقریر:۔ افتتاحی تقریر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے بیرونی لجنات کی نمائندگان اور ممبرات کو جو اجتماع میں شمولیت کے لئے آئیں۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے ہمیں ایک دفعہ پھر مرکز میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ تاکہ ہم یہ دن ذکر الٰہی اور عبادت میں گزاریں اور اپنے پچھلے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ کا پروگرام مرتب کریں۔

اس کے بعد آپ نے احمدی مستورات کو تلقین فرمائی کہ اپنے عہد نامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے انہیں تیار رہنا چاہیئے اور صحابیات کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس ضمن میں آپ نے قرون اولیٰ کی صحابیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات کی مثالیں دیں۔ اور اس امر پر زور دیا کہ احمدیت کے قیام کی اغراض میں سے سب سے بڑی غرض اخلاق و اعمال کی اصلاح ہے۔ احمدی مستورات کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق عمل کرنے۔ قرآن کریم کا بکثرت مطالعہ کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی بھی نصیحت فرمائی۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے درس القرآن دیتے ہوئے سورہ نور کے رکوع کی تفسیر بیان فرمائی۔ جن میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کو غض بصر۔ بے حیائی سے اجتناب اور پردہ کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے ان آیات کی نہایت ہی لطیف پیرایہ میں تفسیر کرتے ہوئے پردہ سے متعلق قرآنی ارشادات کی تصریح فرمائی۔

درس القرآن کے بعد معیار اوّل کا تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں مختلف لجنات کی دس مقررات نے حصہ لیا۔ تقاریر کے لئے مندرجہ ذیل عنوان مقرر تھے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۲) اسلام کی فوقیت دیگر مذاہب پر۔

تقریری مقابلہ کے اختتام پر پہلے دن کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس پونے تین بجے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا اور حضور علیہ السلام کے متعدد اہم ارشادات پڑھ کر سنائے اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے لجنہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بعض پرانی کارکنات کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے اور ان کی خدمات کو سراہا۔

بعد ازاں تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا جس میں تقریباً پچیس ۲۵ ممبرات نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ تحریری و زبانی امتحان بھی ہوا جس میں حفظ قرآن چہل احادیث۔ اشعار قصیدہ۔ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ترجمہ قرآن مجید اور درثمین کی چند نظموں کے متعلق سوالات دریافت کئے گئے تھے۔ اس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مجلس شوریٰ:۔ اسی روز رات کو آٹھ بجے سے سوا دس بجے تک مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ منعقد ہوا جس میں سب سے پہلے محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے گزشتہ سال کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی اور بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں رشیدہ حسین صاحبہ ایم۔اے نائب سکرٹری مال نے آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا جو مبلغ -/۳۲۵۷۶ روپے پر مشتمل تھا۔ غور و خوض کے بعد یہ بجٹ متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اس کے بعد بعض اور تجاویز بھی زیر غور آئیں۔

دوسرا دن مورخہ ۲۴ اکتوبر بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

صبح آٹھ بجے لجنہ اماء اللہ کے ہال میں زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ تلاوت قرآن پاک و نظم سے اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے "لجنہ کی پرانی کارکنات کے حالات" کے زیر عنوان محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ نے حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ اور حضرت سیدہ ام داؤد صاحبہ رضی اللہ عنہما کے حالات بیان کئے۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے محترمہ بھابی زینب صاحبہ مرحومہ کے اور محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے محترمہ عائشہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کے حالات سنائے۔

مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے درس حدیث دیا۔ آپ نے ان احادیث کو تفصیلاً بیان کیا جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت سے منع فرمایا ہے۔

اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ذکر حبیب کے موضوع پر نہایت ایمان افروز مضمون جو انہوں نے خاص اس اجتماع کے لئے لکھ کر بھجوایا تھا۔ پڑھ کر سنایا۔ اس مضمون میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق کو واقعات کی روشنی میں بڑی عمدگی کے ساتھ واضح فرمایا تھا۔

بعد ازاں معیار سوم کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں بائیس ۲۲ مقررات نے حصہ لیا۔ تقاریر کے عنوانات یہ تھے:۔

(۱) نماز اسلامی احکام کا ستون اعظم ہے۔

(۲) مذہب ہی اخلاق سکھاتا ہے۔

(۳) خواتین ترقی اسلام میں کس طرح حصہ لے سکتی ہیں۔

اس اجلاس میں عام دینی معلومات کے پرچہ کا بھی امتحان لیا گیا۔ جس میں حصہ لینا لجنہ کی ہر ممبر کے لئے ضروری تھا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس تین بجے لجنہ اماء اللہ کے ہال میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مدیرہ صاحبہ رسالہ مصباح نے مصباح کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ اور بیرونی ممالک کی لجنات کے وہ پیغامات جو انہوں نے اس اجتماع کے لئے بھجوائے تھے پڑھ کر سنائے ان لجنات میں لجنہ کیپ ٹاؤن، لجنہ نیروبی، لجنہ ممباسہ اور لجنہ انڈونیشیا شامل تھیں۔

بعد ازاں انگریزی تقریری مقابلہ ہوا جس میں پانچ لجنات کی سات مقررات نے حصہ لیا۔ تقادیر کے لئے مندرجہ ذیل دو موضوعات تھے۔

I. The Duty of an Ahmadi Woman.

II. Islamic culture.

اس طرح دوسرے دن کا پروگرام نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن مورخہ ۲۵ اکتوبر بروز اتوار

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس ساڑھے آٹھ بجے صبح زیر صدارت سیدہ ام متین صاحبہ تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے بیرونی لجنات کے حالات و کوائف کے متعلق مختلف بہنوں نے مضامین پڑھے۔ چنانچہ محترمہ مبارکہ نسرین صاحبہ نے سیلون، امۃ القیوم صاحبہ نے سیرالیون۔ امۃ العزیز صاحبہ نے بورنیو، سکینہ بیگم صاحبہ نے نائیجیریا۔ سکینہ نسرین صاحبہ نے مشرقی افریقہ اور امۃ الرحیم صاحبہ نے امریکہ اور نعیرہ نزہت صاحبہ نے ماریشس اور آمنہ خاتون صاحبہ نے (ان کا مضمون مبارکہ بیگم صاحبہ نے پڑھ کر سنایا) مغربی افریقہ میں لجنات کے قیام اور کام کے متعلق مضامین پڑھے۔ پھر معیار دوم کا تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں مختلف لجنات کی سترہ مقررات نے حصہ لیا۔ موضوعات مندرجہ ذیل تھے:۔

(۱) احمدیت ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔

(۲) اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔

(۳) رسومات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم۔

اس کے بعد لجنات کی نمائندگان کو خطاب کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ نمائندہ پشاور۔ نمائندہ کراچی نمائندہ سیالکوٹ۔ نمائندہ ربوہ نے تقاریر کیں۔

نمائندگان کے خطابات کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے مقابلہ جات میں انعام کی مستحق قرار دی جانے والی لجنات اور مقررات کو اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ جس کے

(بقیہ صفحہ نمبر ۴ پر)

امانت فنڈ کے متعلق

ایک ضروری وضاحت

بعض احباب غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ امانت فنڈ میں جمع شدہ ہر قسم کی رقوم پر باوجود ان کے نصاب کے مطابق ہونے اور سال گزرنے کے زکوٰۃ واجب الادا نہیں ہوتی۔ یہ درست نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ صرف ان امانتوں پر زکوٰۃ نہیں جن کے غیر تابع مرضی ہونے کی وجہ سے ایک معین عرصہ تک رقوم جماعت کے پاس رہتی ہوں اور وہ ان سے فائدہ اٹھاتی ہے۔

احباب اس وضاحت کو نوٹ فرمالیں اور اس کے مطابق عمل کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

ماسٹر یوسف علی صاحب سابق ایس وی ٹیچر میاں چنوں ضلع ملتان اور ان کے فرزند محمد عثمان علی صاحب کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ وہ خود یا دیگر جاننے والے ناظرین حضرات جن کو علم ہو ہمیں سے مطلع فرما دیں۔

(خاکسار غلام احمد پوسٹل پنشنر بمقام سرائے سدھو ضلع ملتان)

پتھری

گردہ اور مثانہ کی بڑی سے بڑی پتھری کا بغیر اپریشن کامیاب علاج۔ ایکسرے ساتھ لادیں۔ تین تا چھ ہفتہ میں مکمل آرام۔ انشاء اللہ۔

جرمن میلیتھ ہوم۔ بالمقابل مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ

دوسروں کی نگاہ

اور

آپ کا ذوق

فون نمبر ۲۶۲۳

فرحت علی جیولرز۔ ۳۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ولادت

مورخہ ۳۰/۹/۶۴ کو خدا تعالیٰ نے مجھے بچی عطا فرمائی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر، خادمہ دین اور قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(خاکسار سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ گوجرانوالہ)

درخواستِ دعا

۱۔ مکرم محمد اعظم صاحب بی۔ ایس سی ٹیچر ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ (حال سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور) کا لڑکا لعمر تقریباً چار ماہ۔ تین چار یوم سے شدید بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ پہلے ان کے پانچ بچے فوت ہو چکے ہیں۔

۲۔ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی صدر الدین احمد صاحب کھوکھر کا رسولی کا دوبارہ عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

نظارتِ تعلیم کے اعلانات

۱۔ ریسرچ ٹیکنیکل اسسٹنٹس

پاکستان فاریسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور میں ضرورت۔ تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۷۵-۲/۲۵-۳۰۰ (ابتدائی تنخواہ ۲۲۵ روپے گورنمنٹ کے زیر غور) انتخاب ۲/۱۱/۶۴۔ شرائط:- بی ایس سی (باٹنی۔ زوآلوجی۔ کیمسٹری) سیکنڈ ڈویژن یا بی ایس سی ایگریکلچر (باٹنی۔ انٹومالوجی یا کیمسٹری) عمر ۲/۱۱/۶۴ کو ۲۵ تک۔ امیدواران اصل سندات ڈائرکٹر پاکستان فاریسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور کو اصالتاً پیش کریں۔ (پ۔ ٹ ۲۲/۱۰/۶۴)

۲۔ بھرتی ٹریڈ اپرنٹسز پاکستان ویسٹرن ریلوے:-

ورکشاپس ڈویژن مغلپورہ۔ اسامیاں ۱۲۵۔ چارسالہ ٹریننگ۔ دوران ٹریننگ وظیفہ سال اول تا چہارم بالترتیب ۶۰، ۶۵، ۷۰ و ۷۵ ماہوار۔ بطور ورک مین تنخواہ ۱۰۰-۴-۱۴۰۔ مستری ۱۵۰-۵-۲۰۰ بونیر چارج مین ۱۷۵-۳۵۰۔ شرائط:- مڈل پاس۔ عمر ۳۱/۱۲/۶۴ کو ۱۵ تا ۱۸۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی چار آنے میں معرفت دفتر روزگار ۵/۱۱/۶۴ تک بنام سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس پی۔ ڈبلیو۔ آر (پ۔ ٹ ۲۱/۱۰/۶۴)

۳۔ برٹش کونسل ریسرچ و ٹریننگ اوارڈس:-

یوکے (U.K) کی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں میں پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ ٹریننگ۔ انگلش و دیگر مضامین۔ مدت: یک سال۔ شرائط:- سیکنڈ کلاس ایم اے/ایم۔ ایس۔ سی۔ عمر ۲۵ تا ۳۵۔ مالیت اوارڈ:- اخراجات سفر و رہائش و تعلیم پر مشتمل۔ درخواستیں ۱۷/۱۱ تک۔ فارم سکرٹری برٹش کونسل اوارڈس کمیٹی۔ پی او بکس ۱۲۶ کراچی سے ۴" × ۹" والے ایڈریس کا ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ پ۔ ٹ ۲۲/۱۰/۶۴)

(ناظر تعلیم)

ضرورت

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ میں ایف۔ ایس۔ سی یا ایف۔ ایس۔ سی۔ ایس۔ سی۔ ٹی ٹیچرس کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند مندرجہ ذیل ایڈریس پر درخواست بھجوائیں۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل پر دی جائے گی۔

(نصرت راشدی صدر لجنہ اماء اللہ شفیع سٹریٹ نمبر ۲۔ سیالکوٹ)

ٹنڈر نوٹس

امریکن مینوفیکچرز اسپلائرز سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ان کے پاکستانی ایجنٹوں کے ذریعے موصول ہونے کی صورت میں ترجیح دی جائے گی۔ ٹنڈروں میں یہ چیز واضح ہونی چاہیئے۔ کہ ایجنٹ کی کمیشن کیا ہوگی۔ جیسا کہ حسب ذیل اشیاء میں شامل ہے:-

سلسلہ وار نمبر	ٹنڈر نمبر مع سٹورز اور مقدار کی مختصر وضاحت کے۔	ٹنڈر کی مکمل دستاویزات کی لاگت مع خرچ ڈاک و پیکنگ (جو واپس نہ ہوگی)	فروخت کی تاریخ	مقررہ تاریخ اور وقت	کھولنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	پی/۷/۱۸۹/۳-۶۴/لون (فری لسٹ) پگ آئرن ۷۸۴۰ ٹن گریڈ III	۲۵۶۰۰ روپے	۲۶-۱۰-۶۴ تا ۸-۱۲-۶۴	۸ بجے مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۴ء	۹ بجے مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۶۴ء

ٹنڈر فارم (جو منتقل نہ ہوں گے) زیر دستخطی کے دفتر اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے کراچی چھاؤنی سے ہر روز ماسوا جمعہ کے نو بجے سے بارہ بجے تک مذکورہ بالا درج قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈرز، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قابل قبول نہ ہوں گے) امریکہ سے ٹنڈر بھیجنے کے خواہشمند حضرات دفتر کانسولیٹ جنرل پاکستان ۱۳ ایسٹ، ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک، ۲۱ این وائی سے بلا اجرت ٹنڈر کے دستاویزات حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف ان ٹنڈروں پر درج شدہ پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔

ٹنڈر کھولتے کے وقت کوئی بھی ٹنڈر جمع کرانے والا موجود ہوگا۔ اس کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کوئی ٹنڈر یا اس سلسلہ میں تفصیلات کے لئے یا رقم جمع کرانے کے لئے زیر دستخطی کے نام پر کچھ ارسال نہ کیا جائے۔

اے۔ حمید

پی۔ آر۔ ایس

چیف کنٹرولر آف پرچیز

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگرچہ اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۷۴۸۴:-

میں محمد صادق ولد جیون قوم ملک پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن چک ۸۴ ج ب ڈاکخانہ سمر شمیر روڈ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۷-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ایک عدد خام مکان قیمت اندازاً تین صد روپے ہے۔ فی الحال میں بیکار ہوں۔ کام کرنے پر اپنی کل آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ العبد محمد صادق بقلم خود چک ۸۴ ج ب۔ سمر شمیر روڈ ضلع لاہور۔ گواہ شد:- عبدالرحمٰن قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۴ ج ب سمر شمیر روڈ ضلع لائل پور۔ گواہ شد۔ و محرر کنندہ۔ عبدالغفور زومی نمبر ۴۰ ۱۶۱ چک ۸۴ ج ب۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۵:-

میں حنیف احمد باجوہ ولد میجر شریف احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۶۳ نیو ہوسٹل گورنمنٹ کالج لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اور نہ ہی میری کوئی آمد ہے والدین کی طرف سے جیب خرچ کے طور پر مجھے یک صد روپے ماہانہ ملتے ہیں جس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ تعلیم ختم کرنے کے بعد میری جو بھی ماہوار آمدنی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ نقط المرقوم تاریخ ۳ ماہ فروری ۱۹۶۴ء۔ العبد موصی حنیف احمد باجوہ۔ گواہ شد:- شریف احمد باجوہ (والد موصی) گواہ شد۔ محمد صدیق امیر جماعت احمدیہ منٹگمری۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۶:-

میں صفیہ بی بی بیوہ چوہدری احمد خان سابق دیہاتی مبلغ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چک ۱۳۱ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد غیر منقولہ اراضی زرعی نہری رقبہ ۱۲ کنال واقعہ مربع نمبر ۲ چک ۱۳۱ جنوبی سرگودہا میں میرے والد صاحب مرحوم کے ترکہ کا حصہ میرے نام ملکیت رقبہ ہے جس کی موجودہ مالیت اندازاً ۷۰۰۰/- روپیہ ہے۔ حق مہر ۳۲/۳/۲ روپے میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا ہوا ہے۔ زیور کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی نقد میرے پاس رقم ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرا گزارہ مندرجہ بالا جائداد اراضی زرعی کی آمدنی پر ہے اگر کوئی اور ذریعہ سے آمدن ہوئی تو جو بھی آمد ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامتہ صفیہ بی بی بیوہ چوہدری احمد خان چک ۱۳۱ جنوبی۔ گواہ شد محمد اشرف خان پسر موصیہ چک ۱۳۱ جنوبی سرگودہا شعبہ فلسفہ یونیورسٹی لاہور۔ گواہ شد بشیر احمد لائل پوری واقف زندگی، دفتر امانت تحریک جدید ربوہ دارالعلوم غربی ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۷:-

میں مسمی اسد اللہ ولد چوہدری نصر اللہ باجوہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود لیپر ۵۵/۲-ایل ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا اس وقت دس روپے جیب خرچ مقرر ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں آئندہ جو جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے وقت جو جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی وصیت تاریخ تحریر سے قابل منظوری ہے تازیست جو بھی آمدنی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا العبد اسد اللہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ محمود لیپر ضلع منٹگمری گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبدالستار دہلوی ابن مہر الدین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۸:-

میں احمد خان ولد محمد یار خان قوم مندرانی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مندرانی ڈاکخانہ سوکڑ ضلع ڈیرہ غازی خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۴ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میری موجودہ جائداد زمین واقعہ مندرانی موضع میں قریباً چھ بیگھہ جس کی مالیت چھ ہزار روپے ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ بصورت ملازمت مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار آمد پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور میری وصیت تاریخ منظوری سے نافذ ہو گی۔ العبد احمد خان ولد محمد یار خادم مسجد ڈیرہ غازی خان گواہ شد اسماعیل ولد جندہ ساکن وڈھایزدار ضلع ڈیرہ غازی خان۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال ڈیرہ غازی خان۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۹:-

میں خلیفہ طاہر احمد ولد خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۴ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میں طالب علم ہوں اور میرے والدین حیات ہیں مجھے والدین کی طرف سے پچاس روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وصیت کا نفاذ تاریخ وصیت سے ہو گا۔ العبد طاہر احمد ۷-۶/۴۰ لکھا منڈی کوئٹہ۔ گواہ شد۔ قدرت اللہ سنوری محلہ دارالنصر ربوہ مقیم کوئٹہ۔ گواہ شد شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

مثل نمبر ۱۷۴۹۰:-

میں بشیر احمد باغبان ولد سلطان احمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظفر آباد لوٹھکہ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۴ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۱۲۵/- روپے ہے جس پر میرا گزارہ ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد بشیر احمد باغبان ولد سلطان احمد صاحب ساکن ظفر آباد لوٹھکہ فارم ڈاکخانہ خاص براستہ ٹنڈوالہیار ضلع حیدر آباد۔ گواہ شد غلام نبی مدرس ظفر آباد لوٹھکہ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد۔ گواہ شد۔ سردار محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ظفر آباد لوٹھکہ۔

مثل نمبر ۱۷۴۹۱:-

میں البشیر احمد ولد چوہدری محمد حیات قوم جٹ ڈھڈرانجھا پیشہ دوکانداری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بشیر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت اندازاً ۱۰۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد بشیر احمد دوکاندار، بشیر آباد سٹیٹ۔ گواہ شد حاجی محمد ابراہیم سیکرٹری وصایا بشیر آباد سٹیٹ گواہ شد۔ چوہدری محمد حیات والد موصی مذکور۔

مثل نمبر ۱۷۴۹۲:-

میں رشید احمد ولد حاکم علی قوم سدوزئی پٹھان پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی الف ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۴ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ بارہ صد روپے (۱۲۰۰/-) روپیہ نقد ہے اس روپیہ سے میں لکڑی کا کاروبار کرتا ہوں جس سے مجھے اندازاً ۵۰/- روپے ماہوار آمدنی ہے میں اس جائداد اور ماہوار آمد کے جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت ستمبر سے ہی سمجھی جاوے یعنی میں اسی تاریخ سے اپنی آمدنی کا حصہ ادا کرنا شروع کر دوں گا۔ العبد رشید احمد دارالصدر غربی الف ربوہ گواہ شد اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد محمد سلیم احمد کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۴۹۳:-

میں رشید احمد ضیا ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گولبازار ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۴ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد ۹۰ روپے پر ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں آمد میں جو کمی بیشی ہو گی اس کے مطابق اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد کی مد میں ادا کر دوں تو اس قدر رقم منہا کر دی جائے گی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ العبد۔ رشید احمد ضیا ابن چوہدری محمد حسین صاحب کارکن بیت المال ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد دین سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ۔

تریاق اٹھرا (اٹھرا کی کامیاب دوا) - خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس پندرہ روپے

قومی ترقی کے لئے اُردو اور علاقائی زبانوں کو قریب لانا بہت ضروری ہے

جو لوگ اُردو کو علاقائی زبانوں کا حریف سمجھتے ہیں وہ نہ اُردو کے خیر خواہ ہیں نہ علاقائی زبانوں کے

تعلیم الاسلام کالج کی پہلی اردو کانفرنس کے نام جناب اختر حسین صدر انجمن ترقی اردو کا پیغام

ربوہ ـــــــ جناب اختر حسین سابق گورنر مغربی پاکستان صدر انجمن ترقی اردو نے تعلیم الاسلام کالج کی پہلی اردو کانفرنس منعقدہ ۱۸ر اکتوبر ۶۲ء کے نام پیغام میں اس امر پر زور دیا ہے کہ قومی ترقی کے لئے اردو اور علاقائی زبانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانا بہت ضروری ہے اور جو لوگ اردو کو علاقائی زبانوں کا حریف سمجھتے ہیں وہ نہ اردو کے خیر خواہ ہیں نہ علاقائی زبانوں کے۔ آپ نے اس امر پر مسرت کا اظہار فرمایا ہے کہ ہم ربوہ میں کل پاکستان اردو کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کے اجتماعات زبان و ادب کے حق میں بڑے مفید ثابت ہوتے ہیں اور اہل فکر و نظر کو یکجا ہو کر غور و فکر کرنے کا موقع ملتا ہے اور زبان و ادب کی ترویج کے نئے نئے راستے سامنے آتے ہیں جناب اختر حسین کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے :۔

" مجھے یہ جان کر بے انتہا مسرت ہوئی ہے کہ آپ ربوہ میں کل پاکستان اردو کانفرنس منعقد کر رہے ہیں اس قسم کے اجتماعات زبان و ادب کے حق میں بڑے مفید ثابت ہوتے ہیں، ان میں اہل فکر کو یکجا ہو کر عالمی مسائل پر غور و فکر کرنے کا موقع ملتا ہے اور زبان و ادب کی ترویج کے نئے نئے راستے سامنے آتے ہیں، اردو کو اس وقت جو مسائل درپیش ہیں وہ گوناگوں نوعیت کے ہیں۔ ہماری ایک قدیم کمزوری یہ ہے کہ ہم ہر معاملے کا حل بھی تلاش کرتے ہیں اس میں حکومت سے چند مطالبات ضرور شامل کئے جاتے ہیں اور گاہے گاہے انہیں دہرایا جاتا ہے لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ اس سلسلہ میں کچھ ہمارے بھی فرائض ہیں جن پر ہمیں عمل کرنا چاہیئے مثلاً ہم یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ حکومت کی فلاں کارروائی اردو میں نہیں ہوئی لیکن یہ کبھی نہیں سوچتے کہ خود ہم نے اردو کو کس حد تک اپنایا ہے اور اسے کس انداز سے اپنی ذات کا ایک جزو بنایا ہے۔ اردو کے سلسلہ میں ہم دوسروں کا محاسبہ تو کر لیتے ہیں لیکن کبھی کبھی اپنا محاسبہ بھی کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس طرح حقوق و فرائض کے معاملہ میں ایک خوشگوار توازن پیدا ہو جائے گا۔

آج ہمارا ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ اردو کو پاکستان کی دوسری علاقائی زبانوں سے زیادہ سے زیادہ قریب کس طرح لایا جائے، میری خواہش ہے کہ اس کانفرنس میں جو اہل علم شریک ہو رہے ہیں وہ اس مسئلہ پر پوری طرح سوچ بچار کریں۔ کیونکہ ہماری قومی ترقی کے لئے اردو اور علاقائی زبانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانا بہت ضروری ہے جو لوگ اردو اور علاقائی زبانوں کو ایک دوسرے کا حریف سمجھتے ہیں وہ نہ اردو کے خیر خواہ ہیں نہ علاقائی زبانوں کے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اردو اپنے مزاج و منہاج اور رسم الخط کے اعتبار سے مغربی پاکستان کی تمام علاقائی زبانوں سے مکمل مماثلت رکھتی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مماثلت کو مزید بڑھایا جائے۔ مجھے توقع ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ضرور کوئی عملی اقدام کریں گے میں آپ کی کانفرنس کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہوں "

اختر حسین

صدر انجمن ترقی اردو

ضرورت سپرنٹنڈنٹ برائے احمدیہ ہوسٹل لاہور

تنخواہ:۔ ۲۵۰ روپے ماہوار تک حسب لیاقت و تجربہ

شرائط:۔ گریجوایٹ یا شاہد۔ (۲) ضبط و انتظام و تربیت کی اہلیت

دیگر ضروری کوائف :۔

ا۔ سابقہ خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ

۲۔ دینی معلومات ۳۔ تجربہ

۴۔ عمر۔ ۵۔ سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ

(ناظر تعلیم ربوہ)

محترم شیخ عبدالرحیم صاحب شرما کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۵ر اکتوبر کی شام کو محترم شیخ عبدالرحیم صاحب شرما قریباً ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

محترم شرما صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ان معروف نو مسلم اصحاب میں سے آخری فرد تھے جنہیں حضور علیہ السلام کے زمانہ میں اپنا آبائی مذہب ترک کر کے اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے غیر معمولی مشکلات اور اپنے خاندان اور برادری کی شدید مخالفت کے درمیان ۱۹۰۴ء میں اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام کی وجہ سے آپ کو اپنی پہلی بیوی اور بچوں کو بھی چھوڑنا پڑا۔ ۱۹۱۰ء میں آپ ہجرت کر کے قادیان چلے آئے اور پھر تادم مرگ مرکز سلسلہ میں ہی مقیم رہے آپ کو ایک لمبے عرصے تک صدر انجمن احمدیہ کی مختلف نظارتوں میں اور پھر دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس تمام عرصہ میں آپ نے بہت اخلاص اور محبت سے کام کیا اور نہایت سادگی اور بے نفسی کے ساتھ متوکلانہ زندگی گزاری۔ آپ نے ۵ لڑکے اور ۳ لڑکیاں اور پھر آگے ان کی کثیر التعداد اولاد بطور یادگار چھوڑی ہے آپ کے ایک صاحبزادے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما واقف زندگی ہیں اور لمبے عرصہ سے مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک دوسرے صاحبزادے مکرم عبدالرشید صاحب شرما جماعت احمدیہ شکارپور کے پریذیڈنٹ ہیں۔

مورخہ ۲۶۔ اکتوبر کو بعد نماز عصر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شرما صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

آپ کی خاص دعاؤں کے مستحق

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید)

ضلع سیالکوٹ کے ایک مخلص دوست جن کی ماہانہ آمد صرف ۱۲۵ر روپے ہے وقف جدید کے لئے ایک سو روپیہ سالانہ چندہ کا وعدہ پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔

" اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ۱۹۶۴ء کے لئے خاکسار کا وقف جدید کا چندہ آٹھ روپے سالانہ تھا لیکن ۶۵ء کے لئے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ۔/۱۰۰ روپے سالانہ چندہ کا وعدہ دینے کی توفیق عطا ہوئی۔

خاکسار یہ وعدہ کرتا ہے کہ حبیب اللہ کے پیارے اور ہمارے محبوب خلیفہ و امام نے یہ فرمایا ہے کہ اگر مجھے کپڑے اور مکان بھی بیچ کر یہ تحریک چلانی پڑی تو بھی گریز نہ ہوگا تو خاکسار کو خواہ اپنے کپڑے اور ساز و سامان بھی بیچنا پڑا تب بھی اس ادنیٰ ترین وعدہ کو پورا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے "

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور ان کے اخلاص اور اموال میں برکت دے۔ مخلصین جماعت سے میرا مودبانہ استفسار ہے کہ کیا ان کی قربانی زبان حال سے یہ پکار نہیں رہی کہ " کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق "۔ !

" یاد رکھو کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْن "

(حضرت مسیح موعودؑ)

ضروری اعلان:۔

مکرم سید محمد محسن شاہ صاحب انسپکٹر مال وقف جدید آج کل ضلع گوجرانوالہ کی دیہاتی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں وہ جہاں کہیں ہوں یہ اعلان پڑھتے ہی فوراً واپس ربوہ چلے آئیں ان کو دوسری جگہ بھجوانا ہے۔ (ناظم مال وقف جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴